دُر بہ دُر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پروین کمار اشک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جملہ حقوق بحقِ مصنّف محفوظ

خوش نویس
جمال گیاوی

سالِ اشاعت : جون ۱۹۸۰ء
قیمت : بارہ روپے
طباعت : جمال پریس، دہلی

یہ مجموعہ محکمہ السنہ پنجاب کے مالی تعاون سے شایع ہوا

ناشر و ملنے کا پتہ :
سمیکشا پرکاشن
مکان نمبر ۱۸۱/III/B، کرشنا اسٹریٹ، پٹھان کوٹ (پنجاب)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پروین کمار اشک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri
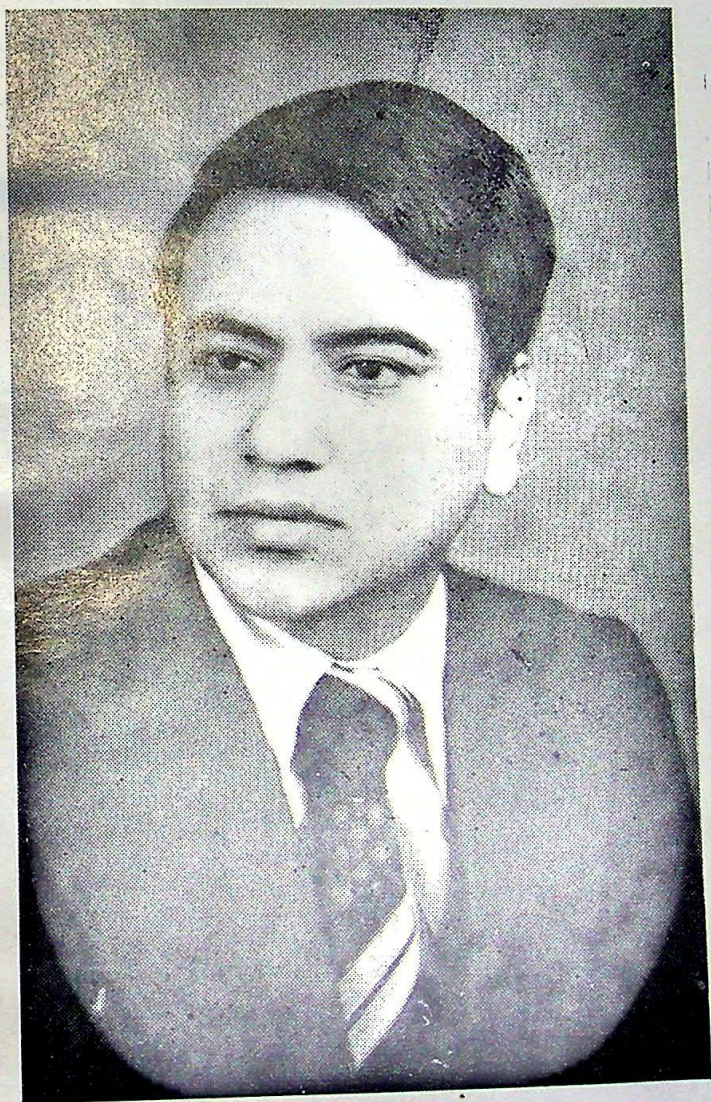
تعارف

نام : پروین کمار

قلمی نام : پروین کمار اشک

تاریخِ پیدائش : یکم نومبر ۱۹۵۱ء

مقامِ پیدائش : لدھیانہ (پنجاب)

شغل : سول انجینئر محکمہ آب پاشی

پتہ : کرشنا اسٹریٹ، پٹھان کوٹ (پنجاب)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اظہارِ تشکر

جناب راج نرائن رازؔ اور جناب کرشن کمار طورؔ کا بے حد ممنوں ہوں جن کے بھرپور عملی تعاون کے بغیر اس مجموعہ کی اشاعت ناممکن نہیں تو دشوار ضرور تھی۔

شفیق دوست جناب راجندر ناتھ رہبرؔ کا شکریہ جن کی ادبی لیاقتوں نے مجھ میں خود اعتمادی پیدا کی۔

جناب آزادؔ گلاٹی اور جناب آثمؔ گورداس پوری کا شکریہ جنھوں نے ہمیشہ میرے کلام کو سراہا اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔

—— پردمن کمار اشکؔ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انتساب

والدِ مرحوم جناب گلونت رائے کنولؔ ہوشیارپوری کے حضور میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

منجو

کی

نذر

جو میرے دکھ درد میں برابر کی شریک رہتی ہے

جسم کی سوکھی دھرتی پر
ہاتھ ترا بادل جیسا!

— پروین کمار اشک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ترتیب

غزلیں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شاید نہیں رہے وہ خُدا ترس آدمی
کب تک شکستہ جسم لیے دربدر پھِروں

—— پرتھوی کُمار اشک

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

فصیلِ وقت کو اک روز پھاند جاؤں گا
تماشا یہ بھی تمھیں دوستو دکھاؤں گا

میں ایک پیڑ ہوں چندن کا تُو جلا مجھ کو
سبھی دشاؤں میں خوشبو بکھیر جاؤں گا

جُگوں جُگوں سے میں ٹکرا رہا ہوں سر اپنا
کہ ٹوٹ جائے گی دیوار بھاگ جاؤں گا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جو چھاؤں دیتے رہیں دھوپ کے سفیروں کو
کچھ ایسے پیڑ بھی رستے میں مَیں لگاؤں گا

نئے سِرے سے مَیں قائم کروں گا سب رشتے
نیا لباس پہن کر مَیں جب بھی آؤں گا

میں کالے گہرے سمندر میں کب کا ڈوب چکا
تُو لاکھ ڈھونڈ مجھے اب نہ ہاتھ آؤں گا

تمام بستی طرف دار ہے اُسی کی اشکؔ
جو میرے ساتھ ہُوا وہ کسے سُناؤں گا!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

اب تک جو اَن سُنی سی رہی بات وہ کہُوں
لِکھّی نہ جو کسی نے کبھی تحریر مَیں لکھُوں

اپنے لیے جہان کوئی اور ڈھونڈ لُوں
اِس آدمی کی ذات سے مَیں دُور جا بسُوں

شاید نہیں رہے وہ خدا ترس آدمی
کب تک شکستہ جسم لیے در بہ در پھرُوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سورج عطا کرے ہے وہ سرِ تیرہ بخت کو
اک چاند اپنے واسطے میں بھی نہ مانگ لوں

ترکِ تعلّقات کے بعد اس طرح ملے
میں بھی تھا بے زبان سا وہ بھی تھا منگوں

مانا کہ سر سے پاؤں تلک پُرخلوص ہے
پھر بھی ہے اُس میں ایک کمی اُس سے جا کہوں

شاید کوئی زمین مجھے راس آسکے
راکٹ کی طرح میں بھی خلاؤں میں گھوم لوں

آنکھوں میں بھر گیا ہے دُھواں دُوریوں کا اشک
وہ سامنے بھی ہو تو نہ پہچان کر سکوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

سفر میں مجھ سے وہ لڑتا رہا تھا
بچھڑتے وقت پھر کیوں رو پڑا تھا؟

نہ پکڑی قافلے نے جس کی انگلی
وہ بچہ سب سے آگے چل رہا تھا

حویلی سائیں سائیں کر رہی تھی
قضا کا بھوت منہ پھاڑے کھڑا تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

سمندر چیختا اُس وقت پہنچا
مکاں پوری طرح جب جل چکا تھا

وہ اپنی زندگی سے کیسے ملتا؟
کہ سرحد پر کڑا پہرا لگا تھا

ہوا جھنگھاڑتی کس کس کے در پر
کہ سارا شہر ہی سویا پڑا تھا

اُسے نفرت تھی گھر میں ہر کسی سے
بس اک بلّی کے مُنہ کو چومتا تھا

مجھے آ دھر لیا اشک اس نے آخر
وہ سایہ دیر سے پیچھے لگا تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

وہ کیوں پیدا ہوا؟ سوچا نہیں ہے
کہ زندہ ہے مگر زندہ نہیں ہے

ہوا نے قتل کر ڈالے شجر تک
یہ پتہ شاخ سے ٹوٹا نہیں ہے

جو دانہ ڈھونڈنے نکلا تھا گھر سے
وہ پنچھی آج تک لوٹا نہیں ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُسے مجھ سے کوئی رنجش ہے شاید
کہ مجھ کو دیکھ کر ٹھہرا نہیں ہے

میں اپنے گھر چلا جاؤں گا اک دن
سرائے میں مجھے رہنا نہیں ہے

مروّت کی تجوری بند رکھنا
یہ سکّہ شہر میں چلتا نہیں ہے

سُنا ہے ساتھ رہتا ہے وہ میرے
مگر مَیں نے اُسے دیکھا نہیں ہے

وہ اس کا آخری بار اشک ملنا
وہ منظر آج تک بھولا نہیں ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ذات کا کرب بھلا کس کو سُنانے جاؤں؟
اب کہاں ڈھونڈنے وہ لوگ پرانے جاؤں؟

آگ وہ برسی کہ تالاب سبھی سوکھ گئے
کون سے گھاٹ میں اب پیاس بجھانے جاؤں

کوئی تلوار چمکنے لگی سر پہ میرے
جب بھی چاہا اُسے آواز لگانے جاؤں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کہیں سیلاب کا اجگر نہ نگل جائے اسے
گاؤں سویا ہے ندی پار جگانے جاؤں

کیا خبر اُس کو مرے حال پہ رحم آجائے
ایک بار اور اُسے اشک منانے جاؤں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ہمارے درد سے تم اپنا سلسلہ رکھنا
جو بن پڑے تو غریبوں سے رابطہ رکھنا

کہ ایک خوشبو ہوں کیا جانے کب میں در آؤں
تم اپنے گھر کا دریچہ ذرا کھلا رکھنا

بھٹک نہ جاؤں کہیں تیرگی کے جنگل میں
دیا دعا کا مرے واسطے جلا رکھنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

بہت قریب بھی آنا ہے باعثِ غمِ دل!
دِلوں کے بیچ میں تھوڑا سا فاصلہ رکھنا

چلے ہو اُس کی عدالت میں فیصلہ سُننے
تو اشکِ دل کسی چٹان سا کڑا رکھنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

خدا جانے مکیں غائب کہاں تھے!
کہ بستی میں سبھی خالی مکاں تھے!

نہ اک دوجے کی سُن پائے صدا بھی
کہ دشتِ درد اپنے درمیاں تھے!

زباں سے جیت لیتے تھے دلوں کو
وہاں کے لوگ کیا جادو بیاں تھے!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گھروندوں سے دھواں سا اُٹھ رہا تھا
پرندے گھر کی جانب پھر رواں تھے!

زمیں پر ہی نہیں تھا زور ورنہ!
مرے پاؤں تلے سو آسماں تھے!

نیا سوٹ آشک میرا سب نے دیکھا
بدن کے زخم پر دیکھے کہاں تھے!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

چاند ہیں، مور ہیں، غزال بہت
بات کرنا مگر محال بہت

ذہن و دل سے وہ ہاتھ دھو بیٹھا
بال کی کھینچتا تھا کھال بہت

جانے کیا سوچ کر رہے خاموش
ہم بھی کر سکتے تھے سوال بہت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ایک مچھلی بھی کام کی نہ ملی!
ہم نے پھینکے ندی میں جال بہت

اب خلاؤں سے ڈھونڈ لا مجھ کو
میں نہ کہتا تھا مت اُچھال بہت

یہ پرندے نہ ہاتھ آئیں گے
دانہ دُنکا نہ ان کو ڈال بہت

اشک آنکھوں سے پھٹ پڑے بادل
اس نے پوچھا مرا جو حال بہت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

قصّے قدم قدم پہ سناتی رہی کتاب
تنہائی کے سفر میں مرے ساتھ تھی کتاب

جس پر ہیں ثبت تیرے لبوں کے حسین پھول
بک شلف میں سجی ہے وہ من موہنی کتاب

شاید کسی کی تیسری آنکھ اس کو پڑھ سکے
لوحِ بدن پہ لکھی ہے اک زندگی کی کتاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

انگ انگ واستاں کی سنائے کہانیاں
اُس کا بدن ہے جیسے کوئی سیکس کی کتاب

ٹائٹل کے بیل بوٹوں پہ خوش تھی بہت مگر
اندر جو دیکھا جھانک کے تو رو پڑی کتاب

لاعلمیوں کی کالی گپھاؤں میں مجھ کو اشک
سورج کی طرح روشنی دیتی رہی کتاب

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

تو اک سدا بہار چنار
میں گرتے پیپل جیسا

چہرہ چہرہ لہولہان
بدن بدن مقتل جیسا

اس پتھریلی دُنیا میں
لمس کوئی مخمل جیسا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میلے میں اک شخص مِلا
مجھ کو مری غزل جیسا

جسم کی سوکھی دھرتی پر
ہاتھ ترا بادل جیسا!

اندر سنّاٹے کا بھوت
اور باہر جنگل جیسا

اَشکؔ وہ آج مِلا تو تھا
لگا نہ لیکن کل جیسا!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

وہ شخص جتنے بھی دن مہربان میرا تھا
زمین میری تھی یہ آسمان میرا تھا

کسے سُناؤں میں اب اپنی داستاں جاکر
وہی تو شہر میں اک ہمزبان میرا تھا

لگا کے آگ میں آیا تھا نیم شب جس کو
ہوئی جو صبح تو دیکھا مکان میرا تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

میں ریگزاروں میں جلتا رہا تو کیا، سب کو
جو چھاؤں دیتا رہا سائبان میرا تھا

کسی کو میرا بتاتا رہا مجھے تا عمر
مجھے مٹا دیا جس نے گمان میرا تھا

جو رو دئیں پھوٹ کے پہروں وہ آنکھیں تیری تھیں
جو چہرہ بزم میں تھا بے زبان میرا تھا

تمام عمر میں رقصاں رہا شراروں پر
عجیب قسم کا اشک امتحان میرا تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

اب دیکھیے ملے ہے ٹھکانہ کہاں ۔ مجھے
ٹھکرا چکے ہیں میرے زمیں آسماں مجھے

کاغذ کا ایک پھول ہوں بن جاؤں گا گلاب
تیرے لبوں کی چھو لیں اگر پتّیاں مجھے

غم کے سفر سے لوٹ کے پہنچا جب اپنے گھر
بانہوں میں لے کے رو پڑا میرا مکاں مجھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اک دن سما ہی جاؤں گا اِن پربتوں میں مَیں
اک دن سمیٹ لیں گی یہی وادیاں مجھے

سننے کے موڈ ہی میں نہ تھا شہر میں کوئی
دیوار و در سے کہنا پڑی داستاں مجھے

سڑکوں پہ موسموں کے سہے ظلم جسم پر
دیتا پناہ کاش کوئی سائباں مجھے

وہ دور ایک شہر کے اونچے مکان کی
اب بھی پکارتی ہیں کھلی کھڑکیاں مجھے

بستی کو چھوڑ کر مَیں چلا جاؤں گا جب اشک
رویا کریں گی برسوں جواں لڑکیاں مجھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ابر گزرا ہے بے خبر کتنا
زرد ہے آس کا شجر کتنا

کبھی آنگن میں چاند اُترتے تھے
آج بے نور ہے یہ گھر کتنا

زندگی اب چلا نہیں جاتا
اور باقی ہے اب سفر کتنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پا کے زخموں کا میرے تن پہ لباس
کوئی رویا تھا پھوٹ کر کتنا

پیڑ تو ہے ہرا بھرا لیکن
زہر آلود ہے ثمر کتنا

پیار کی بھیک کو ترستا ہوں
روز پھرتا ہوں در بہ در کتنا

چھوڑ کر اس کو میں نہ جی پایا
مجھ کو پیارا تھا وہ نگر کتنا

سونے والے نہ اشک جاگ سکے
شور کرتا رہا گجر کتنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

طے کر کے صبح عمر کا تنہا سفر چلوں!
اے رات تُو جو آئے تو میں اپنے گھر چلوں

شاید کسی کے کان کا دروازہ کھُل سکے
بہروں کی بستیوں میں ذرا شور کر چلوں

رستے کھڑے ہیں چاروں طرف برچھیاں لیے
اب کون سمت جاؤں میں؟ اب میں کدھر چلوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پاؤں میں میرے جان ہے آنکھوں میں روشنی
پھر کیوں بنی بنائی ہوئی راہ پر چلوں!

اس شہر کی ہوا نے مرے دُکھ بڑھا دیے
لے کر گھروندا خواب کا اگلے نگر چلوں

سوکھی پڑی ہوئی ہیں محبّت کی ندیاں
اپنے لہو سے اشک انھیں کیوں نہ بھر چلوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

اس کے گھر کا مجھے رستہ تو بتا دے کوئی
ایک قطرہ ہوں سمندر سے ملا دے کوئی

میں اگر غم کا فسانہ ہوں تو پڑھ کر رو لے
اور اگر حرفِ غلط ہوں تو مٹا دے کوئی

ٹھوکریں مار کے گزرے ہے زمانہ ہر روز
ایک پتھّر ہوں میں رستے سے ہٹا دے کوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کسی بدلی، کسی پنگھٹ، کسی ندیا سے کہو
ایک صحرا ہوں مری پیاس بجھا دے کوئی

غم کی لہروں پہ بھٹکتی ہوئی کشتی ہوں میں
شہرِ جاناں کی طرف مجھ کو بہا دے کوئی

اشکؔ فرمائشیں احباب کرے ہیں ہر روز
آج تو اپنی غزل اِن کو سُنا دے کوئی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

برگد کی پُرخلوص ہواؤں میں بس گیا
آخر وہ شہر چھوڑ کے گاؤں میں بس گیا

سورج کی روشنی میں رہا دن کو وہ شریک
پھر شب میں چاند کی وہ شعاعوں میں بس گیا

شاید مری پکار کوئی سُن کے رو پڑے
میں چیخ بن کے چاروں دشاؤں میں بس گیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

توڑے تھے اس پہ ظلم زمیں نے کچھ اس قدر
آخر وہ ایک روز خلاؤں میں بس گیا

خوشبو ہے کس کے خون کی پاگل ہواؤں میں
یہ کون چار سمت فضاؤں میں بس گیا

کہتے ہیں سانحہ شہروں کے زخموں کو لیے اشک
تاریک جنگلوں کی گپھاؤں میں بس گیا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

جب نئے سال کا کمرے میں کلنڈر دیکھا
اپنی آنکھوں سے رواں ایک سمندر دیکھا

پھول چھونے سے بھی کٹ جاتی تھی جس کی اُنگلی
آج اُس شخص کے ہاتھوں میں بھی پتھر دیکھا

مورتی اپنے پجُاری کو ترستے دیکھی!
جب بھی اس گاؤں کا ویران سا مندر دیکھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

گُڈّا گُڈّی کی رچاتی تھی جو شادی کل تک
میں نے اُس لڑکی کو آج اپنے برابر دیکھا

ڈر سے سردی کے کئی روز نہ نکلا سورج
ہم نے اس سال عجب برف کا منظر دیکھا

اشکؔ اس شہر کی وہ کُونج گلی چھوڑتے وقت
چشمِ پُرنم نے ہر اک گام پہ مُڑ کر دیکھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

میں ریت کا محل ہوں مرے پاسباں درخت
سینے پہ روک لیتے ہیں سب آندھیاں درخت

سورج تھا دکھ کا سر پہ کہ تھیں غم کی بارشیں
دشتِ سفر میں میرے بنے سائباں درخت

ڈھونڈیں گے اب پرند کہاں شام کو پناہ
جنگل کی آگ کھا گئی سب ڈالیاں درخت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیکھے گئے تھے جس کے تلے دو جواں بدن
لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کیا وہ جواں درخت

پھل دار تھا تو گاؤں اُسے پوجتا رہا!
سوکھا تو قتل ہو گیا وہ بے زباں درخت

کیسی ہوا چلی ہے کہ پھر چیخ چیخ کر
سب کو سُنا گئے ہیں مری داستاں درخت

سو بار میرے جسم کو چھُو کر گئی بہار
پھر بھی ہوں اشک سوکھا ہوا نیم جاں درخت

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ملے گا نہ اُس کا نشاں دیکھنا
سفر جائے گا رائیگاں دیکھنا

جلے گا یوں میرا مکاں دیکھنا
اُٹھے گا نہ کوئی دھواں دیکھنا

بالآخر میں اُس میں سما جاؤں گا
کروں گا یوں طے دوریاں دیکھنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

بناتی ہیں کاغذ پہ کس کے نقوش
مری خوں چکاں اُنگلیاں دیکھنا

کہ ہوگا لہو پتھروں کا جگر!
سناؤں گا وہ داستاں دیکھنا

ذرا آس کا پھول کِھلنے تو دو
کھنچی آئیں گی تتلیاں دیکھنا

مزے ہی مزے تھے وہ کیا وقت تھا
نگر گھومنا، چھوریاں دیکھنا

نہ پھینک آگ کا سنگ دریا میں اشک
جھلس جائیں گی مچھلیاں دیکھنا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

وہ مر گیا تو کون تھا جو چیختا نہ تھا
ہاں! زندگی میں کوئی اسے پوچھتا نہ تھا

اپنی ہی ہڈیوں کے الاؤ جلا لیے
اس کے سوائے برف میں کچھ آسرا نہ تھا

برگد کا میں وہ پیڑ تھا سورج کے شہر میں
سائے میں جس کے کوئی کبھی بیٹھتا نہ تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تاریک جنگلوں کے تھے ہر سمت سلسلے
جانا کدھر ہے راستہ بھی سوجھتا نہ تھا

پوچھا ہر ایک سے ترے گھر کا پتہ مگر
تیرے نگر میں ہم سے کوئی بولتا نہ تھا

سب اپنا اپنا درد لیے رو رہے تھے اشک
لیکن کسی کا درد کوئی بانٹتا نہ تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

کس طرح یہ ہوا غضب دیکھوں
آنکھیں پتھّر تو برف لب دیکھوں

یں تو ہر روز قتل ہوتا تھا
وہ جیا کیسے اس کا ڈھب دیکھوں

دن کہ تیزاب مجھ پہ برسائے
اور خنجر بدست شب دیکھوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

تجھ سے بچھڑ کر کب تک دل پر درد کی چوٹیں کھائیں گے
کھالیں گے ہم زہر کسی دِن ریل تلے کٹ جائیں گے

من کا پیپل، آس کی چڑیا بین کرے ہے، پوچھے ہے
جیون کے اُجڑے گاؤں میں ساجن کس دن آئیں گے

تم کو دیکھ کے کچھ پل جینے آئے تھے یہ معلوم نہ تھا
ہم کو دیکھ کے [illegible] دوانے ہو جائیں گے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

تم دیکھ آؤ بازاروں کی رنگیں رونق اے یارو
ہم اپنے ویراں کمرے میں بیٹھے نیر بہائیں گے

شاخ سے ٹوٹے پتّے کب تک پڑے رہیں گے خاک پہ یوں
تیز ہوا کے جھونکے اک دن ان کو اُٹھا لے جائیں گے

تم بن اور نہ جی پائیں گے کہہ دیتے ہیں سُن لو جی!
پھر ڈھونڈو گے مُلکوں مُلکوں ہاتھ نہیں ہم آئیں گے

اشک جی آپ میں یہ پاگل پن پہلے کبھی نہیں دیکھا
ہنستے ہنستے رو پڑتے ہو بات ہے کیا سمجھائیں گے؟

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

خُلوصِ دل کو ترسنے لگا ہوں شہروں میں
مَیں گاؤں چھوڑ کے کیوں آ گیا ہوں شہروں میں

حویلیاں بھی ہیں، کاریں بھی، کارخانے بھی
بس آدمی کی کمی دیکھتا ہوں شہروں میں

ہر ایک چہرے پہ قاتل کا ہو گماں جیسے
ہر ایک شخص سے میں کانپتا ہوں شہروں میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ترس رہے ہیں بصارت کے آئینے کس کو
یہ کیسی پیاس لیے پھر رہا ہوں شہروں میں

لباس دیکھ کے انساں کی قدر کرتے ہیں
چلن ہے لوگوں کا کیا ؟ جانتا ہوں شہروں میں

ہے منتظر مری کس بام پہ خدا جانے
وہ زندگی میں جسے کھو چکا ہوں شہروں میں

مَیں اپنے آپ کو برسوں سے ڈھونڈتا ہوں اشک
کچھ اس طرح سے میں کھو گیا ہوں شہروں میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

جب سے عورت بنی ہے وہ لڑکی
سب سے شرما رہی ہے وہ لڑکی

در بہ در لے کے کاسۂ عصمت
روٹیاں مانگتی ہے وہ لڑکی

کتنے جنموں سے سائے کی مانند
میرے پیچھے لگی ہے وہ لڑکی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اک پرندے کے ساتھ اُڑنے کو
روز پَر تولتی ہے وہ لڑکی

لڑکے بے حال ہو گئے جیسے
کیا کہیں کھو گئی ہے وہ لڑکی ؟

اب نہ روؤ ہوس کے شہزادو
خود کُشی کر چکی ہے وہ لڑکی

مَیں سمجھتا تھا اشک بھول گئی
مجھ کو پہچانتی ہے وہ لڑکی

○

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ساتوں سمندروں نے بھی جب کر دیا نراس
میں نے پھر اپنے آپ کو پی کر بجھائی پیاس

ہونٹوں کے لمس سے مجھے شاداب کر کبھی
سُوکھا ہوا درخت ہوں مجھ میں نہ بُو نہ باس

ماتم ہے کس کی موت کا خوابوں کے شہر میں
گُل ہیں چراغ پہنے ہے ہر گھر سیہ لباس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کیا کھو گیا ہے اُس کا وہ پاگل سا سارا دن
کچھ ڈھونڈتا پھرے ہے دریچوں کے آس پاس

ہم بھی کبھی تھے کتنے شگفتہ مزاج اشکؔ
کچھ حادثوں نے کر دیا ہے اب تو بدحواس

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

گلیوں گلیوں کوئی بنجارہ یہ گاتا جائے
تنہا آئے ہے یہاں آدمی تنہا جائے

میں جہاں سانپوں کی بستی میں جیا کرتا ہوں
اور ہو میری جگہ کوئی تو گھبرا جائے

در بہ در ہوں میں کئی جنموں سے کس کی خاطر
بار میں بیٹھ کے کچھ دیر یہ سوچا جائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اُن دریچوں سے کوئی پھُول گرا ہے مجھ پر
کون ہے اوٹ میں دیوار کی دیکھا جائے

گھر سے یہ سوچ کے نکلا تھا کہ اُس پر برسُوں
سامنے اُس کے زباں کیوں مری پتھرا جائے

اشک اُس شے کو میں کیا نام دُوں تو خود ہی بتا
دُور سے تشنہ رکھے، پاس سے ترسا جائے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

جو زندگی کے سب سے حسیں موڑ پر مِلا
وہ شخص پھر نہ مجھ کو کبھی عمر بھر مِلا

تلوار کی طرح تھی ہوا تیز راہ میں
پتہ بچا نہ ایک بھی ثابت شجر مِلا

تُو حال زندگی کا مری جان جائے گا
بس ایک بار میری نظر سے نظر مِلا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

غم کی ہر اک کتاب میں تھا درج میرا نام
لکھا ہُوا میں ہر درو دیوار پر مِلا

مخمل کی سیج پر جو پلا تھا وہ شخص آج
دم توڑتے ہوئے مجھے فٹ پاتھ پر ملا

لاکھوں کا قتل کرکے بھی وہ مطمئن نہ تھا
آخر وہ اپنے خوں میں مجھے تر بہ تر مِلا

بستی کنوارے لڑکوں سے کھاتی تھی خوف اشک
کمرہ ملا نہ ہم کو کرائے پر گھر مِلا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

میری غزلیں، مرے اشعار جو سنتا ہوگا
چند لمحے کوئی پتھر بھی تو روتا ہوگا

جان دے بیٹھا ہے جو ریل کے نیچے آکر
میری مانند اُسے بھی کوئی صدمہ ہوگا

مجھ سے گو اب کوئی رشتہ نہیں اس کا لیکن
جب مرا ذکر چھڑا ہوگا، وہ رویا ہوگا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

ساتھ لے جاؤ مرے دل کی دعاؤں کے چراغ
درد کے شہر میں ہر سمت اندھیرا ہوگا

موتیوں سے جو کبھی ہاتھ نہ خالی دیکھے
کس نے سوچا تھا کہ ان ہاتھوں میں کاسہ ہوگا

پیاس کو بھول کے اِس آگ کے صحرا سے گزر
اس سے آگے کوئی شاداب جزیرہ ہوگا

شام کو شہر کے جس گھر میں نہیں جلتا چراغ
تم سمجھ لینا وہی اشک کا ڈیرا ہوگا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

گھڑی گھڑی تو نہ اب آئینہ دِکھا مجھ کو
"میں رو پڑوں گا مرے سامنے نہ لا مجھ کو"

ہواؤں نے کبھی دروازہ پر جو دستک دی
تو میرے کمرے کے باہر کھڑا لگا مجھ کو

کبھی کبھی تو میں بس چونک سا جاتا ہوں
کہیں قریب سے جیسے تو دے صدا مجھ کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

تمام کرموں کے پھل بھوگ بھی لیے مَیں نے
جنم مرن کی سزاؤں سے اب بچا مجھ کو

بس ایک وار میں سر کاٹ کر مرا رکھ دے
کہ ریزہ ریزہ نہ اب کر کے یوں مٹا مجھ کو

کوئی نہ معنی و مفہوم پا سکا میرے
ہزار نسلوں نے مانا کہ ہے پڑھا مجھ کو

یوں حادثوں نے بدل دی تھی اشکل مری
وہ اجنبی کی طرح دیکھتا رہا مجھ کو

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

میری طرح ہی تشنہ و تنہا ہے ایک شخص
گویا مرے وجود کا حصّہ ہے ایک شخص

صدیوں سے راستوں میں کھڑا ہوں یہ سوچ کر
آتا ہے آج! آج گزرتا ہے ایک شخص

ہم ہی سا اہلِ دل نہیں اُس شہر میں رہا
سج دھج کے گھر سے اب بھی نکلتا ہے ایک شخص

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

برسوں کے بعد دیکھ کے مجھ نیم جان کو
تا دیر پھوٹ پھوٹ کے رویا ہے ایک شخص

وہ غم مرے خدا سے بھی جو ہو سکیں نہ دُور
میرے انھیں غموں کا مداوا ہے ایک شخص

رو رو کے صبح و شام کسی دُور شہر میں
مجھ کو پکارتا ہے، بلاتا ہے ایک شخص

مَیں اُٹھ کے دیکھتا ہوں تو چھپ جائے ہے کہیں
سوتے میں اشک مجھ کو جگاتا ہے ایک شخص

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

کتنے سادہ لوح تھے ہم بھی! یہ کیا لکھتے رہے
شہر کے ہر بے وفا کو باوفا لکھتے رہے

جنگلوں کے دیس کی آب و ہوا لکھتے رہے
میرے منصف میرے حق میں فیصلہ لکھتے رہے

ہم ڈبو کر آرزو کے خون میں اپنا قلم
زندگی بھر زندگی کا مرثیہ لکھتے رہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آج بھی پڑتے ہیں تم اس ڈائری کے دوستو
مدّتوں ہم جس میں دل کا حادثہ لکھتے رہے

چاند کی کرنوں کا لے کر اشک ہم زرّیں قلم
پھول کی پتّی پہ نام اک شخص کا لکھتے رہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

ہم نے لاکھوں پُوجے پتّھر
لیکن پتّھر نکلے پتّھر

اُس آنچل میں کتنے موتی
اِس جھولی میں کتنے پتّھر

شہر میں ہم پر ہر جانب سے
پڑتے ہیں لفظوں کے پتّھر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

کیا تم، کیا اپنے بیگانے
مجھ کو مارے سب نے پتّھر

جس سے ندیا روٹھ گئی ہے
ہم ہیں ایسے گھاٹ کے پتّھر

پیاس کی آگ میں ہونٹ تپیں یوں
جیسے دھوپ میں جلتے پتّھر

بھول گئے ہیں پیار کے رشتے
لوگ ہیں چلتے پھرتے پتّھر

ہم نے تیرے شہر کو چھوڑا
دل پہ رکھ کر کتنے پتّھر

شاید مُونیار اس آجاتی
اشک جو ہم بھی ہوتے پتّھر

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

اپنی مجبوری سُنانے خواب میں آتا ہے کون
بیٹھ کر میرے سرہانے رات بھر روتا ہے کون

سونپ کر مجھ کو سلگتے ریگ زاروں کا سفر
دُور ٹھنڈے برگدوں کی چھاؤں میں بیٹھا ہے کون

میرے دروازے پہ کس کی انگلیوں کے لمس ہیں
جب میں در کھولوں تو میرے ہاتھ کو چھوتا ہے کون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

شکل بھی دیکھی نہیں اس سے تعارف بھی نہیں
ہر قدم پر پھر بھی میرے ساتھ یہ رہتا ہے کون

رات گہری ہو چلی ہے اونگھتے ہیں بام و در!
یہ شرابی سا گلی میں اشک جی پھرتا ہے کون

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

بانٹتا پھرتا تھا گھر گھر میں اُجالا سورج
چھپ گیا دیکھ کے اک شخص کا چہرا سورج

کالی سڑکوں کے الاؤ ہیں مرے پاؤں تلے
اور سر پہ مرے تیزاب چھڑکتا سورج

کتنی مغرور تھی مٹّی کے چراغوں کی ضیا
شام جس وقت سمندر میں گرا تھا سورج

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

یہ دسمبر کا مہینہ بھی ٹھٹھرتے گزرا!
کاش! اک دن تو کبھی گھر سے نکلتا سورج

آسماں پر ہے تو اب آنکھ مِلاتا ہی نہیں
شام ہو گی تو مرے جام میں ہوگا سورج

شرم سے ڈوب گیا جا کے سمندر میں کہیں
دیکھ کر اشک مرے گھر کا اندھیرا سورج

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

تیرا چہرہ ہے غُنچے غُنچے میں
میری صورت ہے کانٹے کانٹے میں

اے ہَوا! اُس کے دیس ہو آئی
کچھ کہا اُس نے میرے بارے میں

رات بجتی تھی دُور شہنائی
اور ہم رو رہے تھے کمرے میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

خواب میں کس کا نام لے بیٹھا
ہوئیں سرگوشیاں محلّے میں

ہم ہی تھے منتظر ترے ورنہ
کوئی تنہا نہیں تھا میلے میں

ڈائری دیکھ کر بتاتے ہیں
کتنا روئے ہم اس مہینے میں

اشک آنگن کے پیڑ چیخ اُٹھے
جانے کیا تھا ہوا کے جھونکے میں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

زندگی بھر کے لیے اپنا تجھے سمجھا تھا
تُو بچھڑ جائے گا ہم سے یہ کہاں سوچا تھا

آج بھی یاد ہیں وہ دن کہ جہاں کے ہاتھوں
تُو پریشان سا پا کے مجھے رو دیتا تھا

چاندنی جیسے مرے گھر میں اُتر آئی تھی
تو نے جس رات مرے گھر میں قدم رکھا تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

مر چکا جب تو سمندر اُسے لینے آیا
بُوند پانی کو ترستا رہا جب زندہ تھا

آج مٹّی کا دِیا بھی نہیں جلتا اُن پر
جن منڈیروں سے کبھی چاند اُگا کرتا تھا

لاش اُس شخص کی اک جھیل میں دیکھی گئی آج
جو ترے شہر میں ناکام پھرا کرتا تھا

کر دیا راکھ جسے وقت کے انگاروں نے
آشکؔ اُس بستی میں اپنا بھی تو گھر ہوتا تھا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

وہ میرا قتل کر کے کیا لے گا؟
میرے دل کی دِلی دعا لے گا

جس بدن پر ہے پھول بھی بوجھل
بارِ غم کس طرح اُٹھا لے گا

ہم ہیں بدنام بستیوں کے مکیں
ہم سے مت مِل بُرا کہا لے گا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اپنا سب کچھ لُٹا کے بستی میں
اب وہ جنگل میں کُٹیا ڈالے گا

مر چکا ہوں مَیں کتنے سال ہوئے
اب تُو آنسُو بہا کے کیا لے گا

وہ ترے روم روم میں ہے اَشک
تُو کہاں تک اُسے بھُلا لے گا

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

دل پہ گزرے ہیں حادثے کیسے
رنگ چہروں کے ہو گئے کیسے

کسی پتّھر سے پوچھ لو یارو!
ٹوٹ جاتے ہیں آئینے کیسے

ہم مزاروں کے پھول تھے ہم کو
لوگ بالوں میں گوندھتے کیسے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

پوچھتی ہیں سہیلیاں تیری
جی رہا ہوں مَیں بِن ترے کیسے

درد کے لفظ سے ہے بیگانہ
میری فریاد وہ سُنے کیسے

جو خدائی خرید سکتے تھے
ہائے وہ لوگ بِک گئے کیسے

گردنوں پر تھی ضبط کی تلوار
اشک ہم لوگ پیتے کیسے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

اک معمہ ہیں ذرا ہم کو بھی سوچو بھائی
جھانک کر دل میں ہمارے بھی تو دیکھو بھائی

پھر نہ آئے گا پلٹ کر یہ ندی کا پانی
آخری بار بس اب پیاس بجھا لو بھائی

قاتلوں کی کوئی بستی ہے ادھر کہتے ہیں
جان و دل اپنے بچا کر ذرا گزرو بھائی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

چار سُو سنگِ ملامت کی ہے بارش جاری
سر چھپا کر کہیں دو روز کو جی لو بھائی

دُور سے دیکھ لو اے اشک وہ بجھتے در و بام
آنکھ بھر آئے گی نزدیک نہ جاؤ بھائی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

پر نہیں جس کے وہ پرندہ ہوں
اپنی پرواز کو ترستا ہوں

جس سے پانی نے رشتہ توڑ لیا
مَیں وہ اک بدنصیب ندیا ہوں

دل کی سُونی منڈیر پہ ہر شام
آنسوؤں کے دیے جلاتا ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

دیکھ کر آج آئینہ یارو
اپنی صورت پہ کتنا رویا ہوں

ساتھ لے چل مجھے بھی اے بادل
تیری مانند میں بھی تنہا ہوں

یہ سفر بس کا کاش ختم نہ ہو
اک حسینہ کے ساتھ بیٹھا ہوں

غم دھواں بن کے اڑنے لگتے ہیں
اشک سگرٹ میں جب جلاتا ہوں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

کتنی چپ چپ گزر رہی ہے شام
جیسے ماتم سا کر رہی ہے شام

گھر سے باہر نہ جانا۔ کہتے ہیں!
زخم بن کر بکھر رہی ہے شام

میری آنکھوں میں بیتے موسم کا
درد بن کر اُبھر رہی ہے شام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

رقص و نغمہ ہے، بار ہے، میں ہوں
اور مرا جام بھر رہی ہے شام

آج پھر کوئی گھر اُجاڑے گی!
آج پھر بن سنور رہی ہے شام

صبح تھی آنسوؤں میں بھیگی ہوئی
خون میں تر بہ تر رہی ہے شام

بند کمرے میں کب سے میرے ساتھ
اشک گھُٹ گھُٹ کے مر رہی ہے شام

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

کسی بستی کسی نگر جاؤ
وہ نظر آئے گا جدھر جاؤ

دل پہ پتھر سی رکھ کے اُٹھ آیا
کوئی کہتا رہا "ٹھہر جاؤ"

وہ اِسی راستے سے گزرے گا
پھول بن کے یہیں بکھر جاؤ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitized by eGangotri

ہم ہیں آوارگانِ شہرِ حیات
کون ہم سے کہے کہ گھر جاؤ

اُس کا جی بھر چکا ہے پھولوں سے
لے کے ہاتھوں میں اپنا سر جاؤ

کب تلک یوں جیو گے گھُٹ گھُٹ کے
اس سے اچھا ہے اشک مر جاؤ

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

عشق میں جو سخت جاں تھے مرد تھے
اُن کے بھی دیکھے تو چہرے زرد تھے

پھول سے دیتے تھے پتھّر کا جواب
شہر میں ہم بھی انوکھے فرد تھے

کون روتا تھا کسی کے واسطے
آپ اپنے اہلِ غم ہمدرد تھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

آگ سا اک جسم ہم کو چھُو گیا
ہم دسمبر جیسے ورنہ سرد تھے

جو مُسافر کو ترستا ہی رہا
اشک ہم اُس راستے کی گرد تھے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

○

آگیا جب وہ آزمانے ہاتھ
پھر مجھے بھی پڑے دکھانے ہاتھ

آگ کے پیڑ سے نہ پھل توڑو
کیوں چلے آئے ہو جلانے ہاتھ؟

ایک مورت بنائی تھی میں نے
کاٹ ڈالے مرے خدا نے ہاتھ!

میں سفر میں جہاں بھی تھکنے لگا
سر پہ رکھا تری دعا نے ہاتھ!

وہ تری دسترس سے دور ہے اشک
اُس کی جانب نہ جا بڑھانے ہاتھ!

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

(اشعار)

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اک زمانے میں مری ہمراز تھی
شہر کی وہ شوخ چنچل چھوکری

○

بہت ترستا ہوں اُڑ کر میں اُس سے مِل آؤں
پہ کیا کروں مری پرواز! پر بُریدہ ہوں!

○

میرے کانوں میں گھول دو سیسہ
میری آنکھیں نکال دو لوگو!

○

ہنسنے کو ہنستے ہیں لیکن
ہم اندر سے ٹوٹ چکے ہیں

○

پھر جلاؤ اشک جسموں کے الاؤ
آگئی ہیں پھر سے سالی سردیاں

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

اشکؔ یہ سچ ہے میرے شعروں میں
بند کمروں کے درد روتے ہیں

○

درد کی دھوپ سے آنگن کے شجر سوکھ گئے
روح جلتی ہے بدن جلتا ہے میرا گھر میں ا

○

جی میں آتا ہے کہ شبنم کی طرح ہم روئیں
اپنے ہاتھوں میں ترا پھول سا چہرا لے کر

○

تُو اک ندی ہے تو مجھ کو بھی ساتھ لیتی چل
میں پتھروں کی طرح ترے سنگ بہہ لوں گا

○

بتا اشکؔ ہر شام کس کے لیے تُو
بہاتا ہے آنسو ندی کے کنارے

○

تُو نرگس گنجان نگر کی
میں اک اُجڑے گاؤں کا پیپل

○

گئے دنوں کا کوئی بھوت اُس کے گھر میں ہے
وہ شخص رات کو خوابوں میں چیختا کیوں ہے

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri

"دربہ در" کی غزلیں ایک ایسے شاعر سے متعارف کراتی ہیں جو نہ لفظوں سے خائف ہے، نہ تجربوں سے، نہ اُس جذباتی اور ذہنی ردِ عمل سے جو اُس کی اپنی ذات کا شناس نامہ ہے۔ غزل کے اکثر شعرا اس نوع کی بے خوفی سے متصف نہیں ہیں، سو ایک بندھی ٹکی فکری گرانباری اُن کی اپنی شخصیت کا حجاب بن جاتی ہے۔ مجھے "دربہ در" کی غزلوں میں شاعر اور اس کے اظہار کے مابین کسی ایسے حجاب کا سراغ نہیں ملا جسے ایک پوز سے تعبیر کیا جا سکے۔ پروین کمار اشک نے اپنے روزمرہ کے تجربوں، جانے پہچانے اور بظاہر معمولی نظر آنے والے واقعات اور واردات کو اُسی بے تکلفی سے بیان کیا ہے جس بے تکلفی کے ساتھ اُن کی تخلیقی شخصیت ان واقعات، تجربوں اور واردات کی زد پر آئی ہے۔ نتیجہ، ایک ایسی شاعری جو ہمیں نہ تو مرعوب کرتی ہے، نہ اپنی تعبیر کے کسی ایسے راستے کی تلاش پر اکساتی ہے جس کا علاقہ زندگی کے عام اور مانوس ظواہر کی حدوں سے باہر ہو۔ ہم اس کی آواز میں اُس آواز کا سرا بھی پا سکتے ہیں جو عام انسانی کائنات کی مثال بے تکلف، بے ساختہ اور فطری ہے۔

شمیم حنفی

CC-0 Kashmir Research Institute. Digitzed by eGangotri